ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات
سر الشہادتین
طبع فی المطبع اللکنوی المعزی الی المنشی نولکشور

ف۱ خلافت سے معنی نیابت خدا کی احکام شرع کے جاری کرنے مین اور سیاست اور تدبیر اور انتظام ملک کا اور اصلاح معاش اور معاد بندون کا

ف۲ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفۃ

ف۳ حضرت داود علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے فرمایا یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض

ف۴ یعنی ریاست عام اور حکومت تام

ف۵ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ہے مقبول قرآن شریف مین حق جل شانہ نے نقل فرمائی رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی

ف۶ براء ابن عازب سے روایت ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في

جدا جدا کہ جو کمالات اور خوبیاں اسکو جانیے

الانبياء عليهم السلام قد اجتمعت في نبينا محمد صلى

اور پیغمبرون علیہم السلام مین تھین سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام مین

الله عليه وسلم فقد اعطي الخلافة كما اعطي ادم وداود

بالکل یکجا جمع ہو گئین چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف۱ جیسے آدم ف۲ اور داود ف۳

عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه

علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف۴ جیسے سلیمان علیہ

السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام

السلام کو ف۵ اور حضرت مین حسن تھا ف۶ جیسا یوسف علیہ السلام مین ف۷

واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي

اور حضرت مین خلت تھی ف جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام مین ف اور حضرت سے

الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة

خدا ہم کلام ہوا ف جیسے موسیٰ علیہ السلام ف۱۰ اور حضرت عابد تھے

كما أعطي يونس عليه السلام وأعطي الشكر كما أعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من أنواع

نوح علیہ السلام ف بلکہ اور زیادہ حضرت کو اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف اور ذات ہر قسم کی اور سب طرح کی محبوبی ف اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الأتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبریٰ ف اور کافروں سے

مع أعداء الله تعالى الى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف سوا اس کے اور کمالات جیسے علم

الوسيع والعرفان الأتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

بہت سا اور بڑے مرتبہ کا عرفان ف اور مقدمے فیصل کرنا ف اور فتوی دینا ف اور اجتہاد ف اور محتسبی

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف اور قرات وغیرہ ف لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهو الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور انکی ذات میں اسکے حاصل نہ ہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم انه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك الى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الاسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا ف اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

ناگہاں ف چپکے چپکے شہید ہو جاتے جیسے حضرت کے بعضے خلیفہ شہید ہوئے ف تو آپکی شہادت

أم شهادته بل ولا تمت الشهادة لأن تمام الشهادة أن

مشہور ہوتی بلکہ پوری شہادت بھی نہ ہوتی اسواسطے کہ پوری شہادت اسکا نام ہے کہ

يقتل الرجل في الغربة والكربة وأن يعفر جواده ويلقى

آدمی مارا جاوے مسافری او مشقت مین اور اسکے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین اور

جثته مطروحة ويقتل حوله جمع كثير من أعزة

اسکی لاش میدان مین پڑی رہے اور اسکے گرداگرد بہت لوگ باعزت

أصحابه وأقاربه وأن ينهب ماله وأن تؤسر نسائه

یارون اور قریبون سے مارے جاوین اور مال اسکا لوٹا جاوے اور اسکی بیبیان اور یتیم لڑکے

وأبنائه كل ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله

قید مین گرفتار ہون اور یہ سب مصیبتین صرف اللہ ہی کے واسطے ہون ف سو حکمت الٰہی اور اسکی کارسازی نے چاہا

تعالى أن يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته

کہ ملجاوے یہ بڑا کمال حضرت کے کمال مین بعد انکی وفات سے

وانقضاء أيام خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية

و بعد گذرنے ایام خلافت کے کہ دنیا اور مظلومی انکی مناسب نہین

برجال من أهل بيته بل بأقرب أقاربه وأعز أولاده و

بواسطہ او بعضے مردان اہل بیت کے بلکہ بواسطہ اس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز ہو اولاد

يكون في حكم أبنائه حتى يلحق حالهم بحاله ويندرج

اور جو [illegible] آپ کے بیٹون کے ہو تا ملجاوے انکا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہو

كمالهم في كماله فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضاء

انکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الٰہی بعد گذرنے

أيام الخلافة إلى هذا الإلحاق فاستنابت الحسنين

دنون خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نائب بنایا حسنین کو

عليهما السلام من اب جدهما عليه افضل الصلوات و

علیہما السلام کو ... نانا کے مقام پہ ... اُنپر ... برتر ... درود ... اور

التحيات وجعلتهما مرآتين لملاحظته وخدين لجماله

تحیت ... اور دونوں کو دو آئینے بنائے پرتو کمال محمدیہ کے ف ... اور دو رخسارے ٹھہرائے جمال مصطفوی کے

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية

اور جونکہ ... شہادت دو قسم پر تھی ... ایک تو شہادت ... پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکار

قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم الاول ولما

دونوں پر بٹ گئی ... تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے ف ... پہلی قسم کے واسطے اور جو

كان امرها مستورا لم يظهر لها ذكر في الوحي وابهم امرها

وہ امر ... مخفی تھا جبرئیل علیہ السلام نے کبھی اسکو مذکور نکیا ... اور جب شہادت

عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدي زوجته و

واقع ہوئی تو بھی شبہہ ہی رہا ... یہانتک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے ... حالانکہ

الزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك

بی بی ... علاقوں محبت سے ہے ... نہ کہ عداوت سے ... اور یہ سب

لانه مبني على الستر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي

اسواسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی ... اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى

بھی اسکی خبر ندی ... اور نہ امیر المومنین نے ... رضی اللہ تعالے

عنه ولا غيرهما واختص السبط الاصغر بالقسم

عنہ نے ف اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے ف ... دوسری قسم

الثاني ولما كان مبنى امره على الشهرة والاعلان انزل

کی شہادت سے ف ... اور جو بنا ... اسکی شہرت اور اعلان پر تھی

ف تاکہ کمال شہادت کا ان ... رسول ... آئینوں ... ف اور ... ف یعنی جناب امام حسین ... ف ۵ ... علیہ السلام ... ف یعنی ... جناب امام حسین علیہ السلام ... ف یعنی شہادت ...

اولاً في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره من

اول وحی میں زبان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ

الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته وتعيين الزمان

فرشتوں کی اسکا مذکور ہوا پھر پتا شہادت کے مکان کا ف اور اسکا نام ف اور پتا شہادت کے وقت کا

وهو رأس الستين ثم اشتهر امره واعلن ذكره على لسان

یعنی انتہا سے سنہ ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اسکا شہرہ بہت ہوا اور بر ملا ذکر کیا

امير المؤمنين كرم الله وجهه في سفره الى صفين ثم لما

امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر میں ف پھر جب

وقعت واقعة الشهادة اشتهر امرها بانقلاب التربة

واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اسکا شہرہ اس طرح پر ہوا کہ مٹی

دماً وامطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي

خون ہو گئی ف اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے

ونوح الجن وبكائهم وطواف السباع حافظات لجثته

اور نوحہ اور رونا جنیوں کا ف اور گھومنا درندوں کا گرد اپکی لاش کے نگہبانی کے واسطے

ودخول الحيات في مناخر قاتليه الى غير ذلك من اسباب

اور سانپوں کا گھسنا قاتلوں کے نتھنوں میں علی ہذا القیاس اور بھی شہرت کے اسباب

الشهرة ليطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها بل ابقاء

تھے تاکہ حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہو جاویں بلکہ ابقاء

البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة

اس رنج و الم کا اور مذکور ہونا ان مصائب دردناک کا

في امته الى يوم القيمة فقد بلغت نهاية الشهرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تا قیامت ثمرہ اسی ظاہری شہادت کا ہے سو پہنچ گیا شہرہ اس شہادت کا

فى الملأ الاعلى والاسفل والغيب والشهادة والجن والانس

عالم بالا اور عالم خاک مین اور عالم غیب اور عالم شہادت مین اور جن اور آدمیون مین

والناطق والصامت اذا تمهدت هذه المقدمة فلنذكر

اور گویا اور خاموش مین ف جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اُسکا

ما يتعلق بهذا الباب مع الاشارة الى ما مهدنا من المقدمة

جو علاقہ رکھتا ہے اس باب سے مع اشارہ اُن مضامین کے کہ جنکا تمہید مین مذکور ہو چکا

فنقول اما كون السبطين ابني رسول الله صلى الله عليه

سو ہم کہتے ہین کہ ہونا دونون صاحبزادون کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وسلم فله وجهان الاول ان ابن البنت له حكم الابن ولهذا

اس دعوی کی دو دلیلین ہین اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

يعد عيسى عليه السلام فى بنى اسرائيل والثانى التبنى فقد

عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل کہلائے ف اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے دونونکو بیٹا بنایا

ثبت بطرق متعددة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال هما

ف چنانچہ بہت روایتون سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونون ف

ابناى وروى احمد فى مسنده عن ابى اسحق السبيعى عن

میرے بیٹے ہین اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند مین ابو اسحق سبیعی سے ف اُنسے

هانئ بن هانئ عن امير المؤمنين على كرم الله وجهه

ہانی بن ہانی سے اُنسے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے

قال لما ولد الحسن رضى الله تعالى عنه جاء رسول الله

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسالتمآب

صلى الله عليه وسلم فقال ارونى ابنى ما سميتموه قلت

صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مین نے عرض کیا

سمیتہ حربا قال بل ھو حسن فلما ولد الحسین قال اروني

نام رکھا ہے اسکا میں نے حرب ف حضرت نے فرمایا بلکہ نام اسکا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا دکھلاؤ

ابني ما سمیتموہ قلت حربا قال بل ھو حسین فلما ولد الثالث

میرے بیٹے کو کیا نام رکھا تم نے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قال اروني ابني ما سمیتموہ قلت حربا قال بل ھو

حضرت نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام

محسن ثم قال اني سمیتھم باسماء ولد ھارون شبر

محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے انکے نام رکھے ہیں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنے شبر

وشبیر ومشبر واخرجہ الطبراني في الکبیر والدار قطني

اور شبیر اور مشبر ف اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اور دار قطنی نے

في الافراد والحاکم والبیھقي وابن عساکر کلھم عن علي

کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

کرم اللہ وجھہ واخرج البغوي والطبراني عن سلمان

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا محی السنہ بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رضي اللہ تعالی عنہ مثلہ وفي القاموس شبر کبقم وشبیر

رضی اللہ تعالے عنہ سے اور قاموس میں ہے شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

کقمیر ومشبر کمحدث ابناء ھارون علیہ السلام واما

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے پر

کونھما مرآتین لملاحظتہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن

ہونا حسنین کا آئینہ واسطے پرتو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وجھین لا ولد من جھۃ السیادۃ المطلقۃ فقد اخرج

دو دلیل سے ثابت ہے اول سیادت بہت مطلقہ ف چنانچہ روایت کی

نام اکابر دین کے نام پر رکھنا چاہیے نہ رسوم جاہلیت پر اسواسطے جناب ولایت مآب نے بھی پہلے اپنے بیٹوں کے نام صحابہ کبار اور خلفاء نامدار کے ناموں پر ابوبکر عمر عثمان عباس وغیرہ رکھے ف فائدہ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت محسن جناب رسالتماب کے حضور میں صحیح و سالم پیدا ہوئے اور آپ نے اپنی زبان وحی ترجمان سے انکا

النسائي والروياني والضياء عن حذيفة وابو يعلى عن

نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رض سے اور ابو یعلی نے

ابي سعيد وابن ماجة عن ابن عمر وابن عدي عن ابن

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن

مسعود وابو نعيم عن علي والطبراني في الكبير عن عمر

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضی سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رض سے

وجابر والبراء واسامة بن زيد ومالك ابن الحويرث

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

والديلمي عن انس وابن عساكر عن عائشة وابن عمر وابن

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن

عباس وابي رمثة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا

الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابن

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے ف اور ابن

ماجة وغيره وابوهما خير منهما وعند الطبراني وابوهما

ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ پڑھا ہے کہ باپ ان دونوں کا

افضل منهما وزاد الحاكم وابن حبان وغيرهما الا ابني

ایسے فاضل تر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے

الخالة عيسى ابن مريم ويحيى ابن زكريا ومن متفرعات

سوائے دو خالاتی بیٹوں کے یعنے عیسیٰ بن مریم اور یحیی بن زکریا اور اس [illegible]

هذه المراتبة كون محبتهما محبته وبغضهما بغضه صلى الله

یہ اثر ہے کہ محبت حسنین یعنے محبت رسول خدا ہے اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

عليه وآله وسلم كما وقع في رواية ابن عساكر وغيره عن

علیہ وآلہ ... دشمنی رکھی عداوت کی چنانچہ روایت کی ابن عساکر ... وغیرہ نے عبداللہ بن

ابن عباس من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني

عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے حسنین سے محبت رکھی تو اسنے مجھسے رکھی اور جسنے انکسے عداوت رکھی مجھسے رکھی ف۱

والثاني من جهة مشابهة الصورة فانهما كانا كالتصوير

اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے یعنی یہ کہ حسنین حضرت کے دو تصویر تھے

له في الظاهر ايضا فقد اخرج البخاري عن انس قال لم يكن

ظاہر میں ف۲ چنانچہ روایت کی بخاری نے انس رض سے کہ نہ تھا

احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي

کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے

عليهما السلام وقال في الحسين ايضا كان اشبههم برسول

علیہما السلام سے اور حسین ابن علی میں بھی کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

الله صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث مفصلا الترمذي

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ف۳ اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عن علي كرم الله وجهه وصححه قال الحسن اشبه برسول الله

جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ ہیں حضرت سے

صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الراس والحسين

صلے اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم فيما كان اسفل من ذلك

بہت مشابہ ہیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے سے قدم تک ف۴

واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الحسن

اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حسین کو اٹھالیا

ف۱ اور چونکہ دوستی رسول کی بعینہ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے پس حسنین کی محبت محبت خدا ہے اور بغض حسنین بغض خدا ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

ف۲ یعنی جیسا اخلاق میں حسنین مشابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ویسا ہی ظاہر میں بھی مشابہت رکھتے تھے ۱۲

ف۳ یعنی شکل اور صورت میں ۱۲ تحریر الشہادتین

ف۴ یعنی دونوں ... رضی اللہ تعالیٰ عنہما ... ۱۲ فائدہ ... حدیث ... ظاہری ... بخاری ...

والحسين فقال من احبني واحب هذين واباهما وامهما

اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھیگا اور ان دونون کو دوست رکھیگا اور انکے ماں باپ کو

كان معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت مین اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشرة

اور روایت کی امام جعفر صادق رضی نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حجة ماشيا ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله

حج پیادہ کئے اور باپ کے اپنے اونٹ کوتل آگے آگے چلے جاتے تھے ف اور دوبار تمام مال و اسباب

لله مرتين وقاسم لله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

خدا کی راہ مین دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا مین تقسیم کیا یہان تک کہ ایک دے ڈالا

نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا وكان وفاته

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف اور وفات ہوئے امام

رضي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين على

رضی اللہ تعالے عنہ کی سنہ انچاس ہجری مین

ارجح الاقوال في اول ربيع الاول او في اخر صفر وهو

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر مین اور یہی

المشهور وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

مشہور ہے ف اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپکی حرم جعدہ بنت اشعث

بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن

بن قیس نے زہر دیا آپکو باغوا یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى

اس بات پر اسکے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا جب ایسے ویسا ہی کیا ف تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالے

عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة الى يزيد

عنہ چالیس روز پیچھے انتقال فرمایا بعد اسکے جعدہ نے یزید پلید کو

تسأله الوفاء بما وعدها فقال انا لم نرضك للحسن افنرضاك

پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ ہم راضی نہ تھے کہ تو حسن کے پاس رہے بھلا اپنی جان کے واسطے

لانفسنا فصارت من خسر الدنيا والآخرة ذلك هو

ہم کب راضی ہونگے سو ہوگئی وہ کمبخت ان لوگوں سے جنہوں نے دین و دنیا دونوں برباد کئے اور یہ

الخسران المبين وكان مرضه الاسهال الكبدي وتقطع

نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دستوں میں

الامعاء ولما حضرته الوفات جاء الحسين رضي الله تعالى

نکلتی تھیں اور جب آپ کی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالے

عنه فقال اى اخي من صاحبك قال تريد قتله قال نعم

عنہ نے آگے پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جسنے یہ حرکت کی ف امام حسن نے فرمایا کہ تم اسکو مارا چاہتے ہو

قال لئن كان صاحبي الذي اظن فالله اشد له نقمة وان

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان میں ہے تو اللہ تعالیٰ سخت بدلا لینے والا ہے ف۳ اور اگر وہ قاتل

لم يكنه ما احب ان تقتل لي بريئا ثم قال لقد سقيت السم

نہیں جسپر میرا گمان ہے تو میں نہیں چاہتا کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجھکو کتنی بار زہر

مرارا وما سقيت مرة اشد من هذه وكان عمره الشريف

پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا ف اور تھی عمر شریف آپ کی

خمسة واربعين سنة وستة اشهر الا اياما وقد ولد

ساڑھے پینتالیس برس کی کچھ دن کم اور آپ پیدا ہوئے

للنصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على الصحيح

پندرھویں شعبان سنہ ۳ تین ہجری میں بموجب روایت صحیح کے

ف۱ یعنے آپکو زہر کسنے پلایا ۲ اشارہ ہے بطرف شہادت دینے ف۲ یعنے میں مارونگا منہ رحمہ اللہ تعالی ف۳ یعنے خدا تو منتقم حقیقی ہے کفایت کرتا ہے تمہارے مارنے کی کچھ حاجت نہیں شعر اپنا تو جگر ٹکڑے ہوا پھر بھی ایذا سے ... ف

وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة السرية التي

اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہوئے ف یہ تھا بیان شہادت مخفی کا جو

اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية التي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری جو

اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا قصہ

المشهورة وسبب شهرتها كونها جهرية وسببها انه

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اسکا نام ہی شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لما تملك يزيد وتسلطن وذلك في رجب سنة ستين

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں

بدمشق كتب الى الاقاليم لاخذ البيعة له وكتب الى

شہر دمشق میں تو اسنے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا

عامله بالمدينة الوليد بن عقبة ان ياخذ البيعة من

عامل کو جو مدینے میں تھا یعنے ولید بن عقبہ کہ بیعت لیوے

الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا للخمر ظالما وخرج

اسکی بیعت سے اسواسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم ف اور نکل گیا

الحسين الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخل مكة

امام حسین علیہ السلام مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کی پھر مکے میں پہونچے

واقام بها ولما وصل الخبر الى اهل كوفة اتفق منهم جمع

اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفے والوں کو پہونچی تو اتفاق کیا انمیں سے بہت گروہوں نے

كَثِيرٌ وَكَتَبُوا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُونَهُ إِلَيْهِمْ وَ
اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ آئے ہمارے

يَبْذُلُونَ لَهُ بِالْقِيَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ مَعَ أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ
پاس ٹھہرین ہم مدد کو جان اور مال سے حاضر ہین

وَبَالَغُوا فِي ذَٰلِكَ وَتَتَابَعَتْ إِلَيْهِ نَحْوُ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ كِتَابًا
اور بہت مبالغہ اسمین کیا اور تار بندھا خطون کا آپکی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

مِنْ كُلِّ طَائِفَةٍ وَجَمَاعَةٍ فَسَيَّرَ إِلَيْهِمُ ابْنَ عَمِّهِ مُسْلِمَ بْنَ
ہر ایک فرقہ اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے انکی طرف چچا زادے بھائی مسلم بن

عَقِيلٍ وَحَثَّهُمْ عَلَى نُصْرَتِهِ وَحِمَايَتِهِ فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمٌ إِلَى
عقیل کو اور انکو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہونچے مسلم

الْكُوفَةِ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ ابْنِ عُبَيْدٍ وَبَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلَى
کوفے مین اوترے گھر مین مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی

يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ أَكْثَرُ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَاطَّلَعَ عَلَى ذَٰلِكَ
مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیون سے ف ۱ پھر اسکی خبر ہوئی

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَالِي الْكُوفَةِ مِنْ جَانِبِ يَزِيدَ وَكَانَ
نعمان بن بشیر کو جو کوفے مین حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے

صَحَابِيًّا فَهَدَّدَ النَّاسَ عَلَى ذَٰلِكَ لَكِنِ اكْتَفَى بِمُجَرَّدِ التَّهْدِيدِ
وہ صحابی سو دھمکایا لوگون کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر ٹالا

وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِأَحَدٍ فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعُمَارَةُ
اور کسی کا تعرض نہ کیا ف ۲ تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ

بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ إِلَى يَزِيدَ يُخْبِرَانِهِ عَنْ أَمْرِ مُسْلِمٍ وَمَيْلِ
بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع

ف ۱ بیان بیعت کنندگان حضرت مسلم علیہ السلام
اور ایک روایت مین اٹھارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس ہزار اور ایک روایت مین

ف ۲

ف

أهل الكوفة إليه وتغافل النعمان بن بشير عنه فعزل

اہل کوفہ کی اسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر سو معزول کیا

يزيد النعمان وولى مكانه عبيد الله بن زياد وكان واليا

یزید نے نعمان کو اور انکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ ف بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

على البصرة فتوجه عبيد الله بن زياد من البصرة إلى الكوفة

بصرے کا پس چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

ودخلها ليلا من جهة البادية في لباس أهل الحجاز وأوهم

اور سو پہنچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دھوکا دیکر

أنه الحسين عليه السلام فاستقبله الناس في ظلمة الليل

آپ کو حسین علیہ السلام بتایا سو پیشوائی کی لوگوں نے اندھیری رات میں

وسلموا عليه ومشوا بين يديه وقالوا مرحبا بك يا ابن

اور سلام کیا انکو اور چلے آگے آگے اور کہتے تھے خوب آئے آپ اے فرزند

رسول الله قدمت خير مقدم فسكت حتى دخل دار الإمارة فلما

رسول اللہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپکا رہا یہاں تک کہ پہنچ گیا حاکم نشین مکان میں پھر جب

أصبح جمع الناس وقرأ عليهم منشور الإيالة وهددهم

صبح ہوگئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑھ رہے روبرو انکے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وحذرهم عن مخالفة يزيد وفرق جماعة مسلم بن عقيل

اور ڈرایا انکو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈال دی جماعت مسلم بن عقیل میں

بالحيلة والتدبير واختفى مسلم في دار هانئ بن عروة

حیلے اور تدبیر سے ف اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن عروہ کے

فأرسل عبيد الله محمد بن الأشعث مع فوج إلى دار

سو بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر پر

۱۵

فأتوا بهانئ بن عروة فحبسه وحبس جميع رؤساء الكوفة

سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اسکو قید کیا اور قید کیا سب رئیسون کوفے کو

عنده في القصر وأتى الخبر مسلما فنادى بشعاره فاجتمع

اپنے پاس اُس محل مین اور جب مسلم کو یہ خبر پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہو گئے

معه أربعون ألفا وأحاطوا حول القصر فأمر عبيد الله

اُسکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا انھون نے اس محل کو پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے

الأسارى من رؤساء الكوفة أن يكلموا عشائرهم

قیدی رئیسون کوفے کو تا سمجھا دین اپنے لوگون کو

ويردوهم عن رفاقة مسلم فكلموهم فتفرقوا كلهم

اور پھیر دین انکو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ انکے سمجھانے سے تتر بتر ہو گئے سب لوگ

وأمسى مسلم في خمس مائة فلما اختلط الظلام ذهب

اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو غیبت ہو گئے

أولئك أيضا وبقي مسلم وحده فتردد في الطريق فأتى

وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے ف ۱ تو متردد ہوئے راہ مین ف ۲ پھر پہونچے

منزل امرأة فاستسقاها فسقته وأدخلته في منزلها

ایک عورت کے گھر پر ف ۳ اُس سے پانی مانگا سو اُس نیکبخت نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر مین

وكان ابنها مولى محمد بن الأشعث فانطلق فأخبر محمدا

اور تھا بیٹا اس عورت کا چیلہ محمد بن اشعث کا اُٹھ کے جا کر اپنے میان کو خبر دی

وأخبر محمد عبيد الله فبعث عبيد الله عمرو بن حريث

اور اُسنے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صاحب الشرط ومحمد بن الأشعث فأحاطا بالدار فخرج

کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو انھے جا کر گھیر لیا گھر کو لوگ نکلے

ف ۱ منقول ہے کہ جب حضرت مسلم نے کوفے کی مسجد مین پڑھی فرض مغرب کی با جماعت تو آپ کے ساتھ پانسو آدمی تھے اور جب سلام پھیرا ایک بھی نہ تھا ایسی جلدی بھاگ گئے ۱۲ تحریر

مسلم بسيفه يقاتلهم فاتاه محمد بن الاشعث الامان

مسلم نے تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فجاء به الى عبيد الله فضرب عنقه والقى جثته الى الناس

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اس نے گردن مارا مسلم کو اور ڈالی لاش ڈلوادی لوگوں کے روبرو

وصلب هانئا وكان ذلك لثلث خلون من ذى الحجة

اور سولی دے دیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی الحجہ

سنة ستين من الهجرة وقتل عبيد الله محمدا وابراهيم

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابنى مسلم ايضا معه وفى ذلك اليوم خرج الحسين عليه

دونوں بیٹوں کو مسلم کو ساتھ انکے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اسی دن چلے جناب حسین علیہ

السلام من مكة الى الكوفة وقيل كان خروجه يوم

السلام مکے سے کوفے کی طرف ف اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھویں

التروية وكان سبب خروجه ان مسلم بن عقيل كان

ذی الحجہ کو اور سبب روانگی کا تھا کہ مسلم بن عقیل نے بتاکید

قد كتب اليه يلتمس قدومه ولما تجهز بالخروج منعه

لکھا تھا کہ یہاں تشریف لائیے ف اور جب آپنے تیاری کی چلنے کی منع کیا انکو

عن ذلك ابن عباس وابن عمر وجابر وابو سعيد الخدرى

اس سفر سے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

وابو واقد الليثى فلم يمتنع منهم وقال انى سمعت ابى

اور ابو واقد لیثی نے ف سو نہ مانا انکے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد علی مرتضی کو

يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان كبشا

کہ کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے

ورنہ ایسے ایسے صحابی جلیل القدر آپ کی رفاقت سے کیونکر باز رہتے ۱۲ تحریر

يُستحلُّ بِهِ مَكَّةُ فَلَا أَكُونُ أَنَا ذَٰلِكَ الْكَبْشَ وَسَارَ مَعَ اثْنَيْنِ

نے حرمتی کعبے کی ہوئی ف سو لیکن مین ہی دہ ہون وہ مینڈھا اور کوچ کیا امام نے

وَثَمَانِينَ نَفْسًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَشِيعَتِهِ وَمَوَالِيهِ فَسَمِعَ فِي

بیاسی آدمیون کے ساتھ کہ وہ آپکے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

أَثْنَاءِ الطَّرِيقِ بِقَتْلِ مُسْلِمٍ وَتَفَرُّقِ جَمَاعَتِهِ فَقَصَدَ

راہ مین خبر سنی شہادت مسلم کی اور پھوٹ انکے گروہ کی تو آپ نے

الرُّجُوعَ فَقَالَ بَنُو عَقِيلٍ وَاللهِ لَا نَرْجِعُ حَتَّى نُصِيبَ ثَأْرَنَا

پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہین پلٹنے کے یہان تک کہ ہم اپنا بدلا پاوین

أَوْ نُقْتَلَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا خَيْرَ فِي الْحَيٰوةِ بَعْدَكُمْ

یا مارے جاوین تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہین زندگی مین تمہارے بعد ف

ثُمَّ سَارَ نَحْوَ الْعِرَاقِ حَتَّى إِذَا كَانَ عَلَى مَرْحَلَتَيْنِ مِنَ الْكُوفَةِ

پھر امام چلے عراق کی طرف یہان تک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لَقِيَهُ الْحُرُّ بْنُ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ وَمَعَهُ أَلْفُ فَارِسٍ مِنْ أَصْحَابِ

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اسکے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ وا

ابْنِ زِيَادٍ شَاكِي السِّلَاحِ فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ عُبَيْدَ اللهِ

ہتھیار بند سو کہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُفَارِقَكَ حَتَّى أُقْدِمَ

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپکے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑون آپ کو یہان تک کہ لے

بِكَ إِلَيْهِ وَأَنَا وَاللهِ كَارِهٌ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

پاس لیجلون اور واللہ مین مجبور ہون تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

إِنِّي لَمْ أَقْدَمْ هٰذَا الْبَلَدَ حَتَّى أَتَتْنِي كُتُبُ أَهْلِهِ وَقَدِمَتْ

کہ مین نہین اس شہر کو آیا یہان تک کہ میرے پاس پہنچے خط اور پہنچا کی

ف یعنی اس حدیث کے مصداق آخر کو عبداللہ بن زبیر ہوئے کہ ان کے واسطے حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے کوہ ابی قبیس پر منجنیق کھڑی کی اور حرم کعبہ کو سنگسار کیا یہان تک کہ ایک پتھر کے صدمے سے حجر اسود کا ٹکڑا ٹوٹ گیا اور حرم شریفین میں عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا اور بہت سے خون ناحق کیے

على رسلهم وانتم من اهل الكوفة فان دمتم على بيعتكم

اس شہر کے پہونچے اور تم کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دخلت مصركم والا انصرفت فقال له الحر والله ما اعلم

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھکو خبر نہیں

هذه الكتب ولا الرسل ولا يمكنني الرجوع الى الكوفة

ان خطوں کی اور ایلچیوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کی طرف

فلا افارقك او اقدم بك اليه وطال الكلام بينهما

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپکو اسکے پاس لیجاؤں ف اور بہت سی گفتگو درمیان ان دونوں کے ہوئی

فانحرف الحسين عن طريق الكوفة ونزل بكربلاء

تو پھرے امام حسینؑ کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جاکر اترے

في اليوم الثاني من المحرم سنة احدى وستين ولما

دوسری تاریخ محرم سنہ اسٹھ ہجری میں اور جب

نزل بها سأل عن اسمها فقيل هذا موضع يقال له كربلاء

وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اسکو کربلا کہتے ہیں

فقال هذا موضع كرب وبلاء فنزل القوم وحطوا الاثقال

فرمایا یہ جگہ ہے رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ اور اتار رکھے بوجھ

ونزل الحر وجيشه قبالة الحسين عليه السلام ارض

اور اترا حر مع اپنے لشکر روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كربلاء ثم كتب ابن زياد كتابا الى الحسين عليه السلام

کربلا پر ف پھر لکھ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يطالبه الى بيعة يزيد فلما ورد الكتاب على الحسين

کہ بیعت کریجیے یزید کی پھر جب خط پہونچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

فقرأه والقاه وقال عليه السلام للرسول ماله عندي جواب

اور آپنے اسے پڑھا ہاتھ سے ڈالدیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اسکا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فرجع الرسول الى ابن زياد فاشتد غضبه وجمع الناس

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا

وجهز العساكر وجعل مقدمها عمر ابن سعد وكان واليا

اور فوجیں تیار کیں اور انکا سپہ سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

على الري فاستعفى من خروجه الى قتال الحسين فقال

ملک رے کا حاکم سو اسنے پہلوتہی کی امام کیطرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

له ابن زياد اما ان تخرج واما ان تترك ولاية الري

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وتقعد في بيتك فاختار ولاية الري وطلع الى قتال الحسين

اور بیٹھ رہ گھر میں اپنے سو اسنے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو چلا

بالعساكر فما زال ابن زياد يجهز مقدما ومعه طائفة من

فوج لیکر سو ابن زیاد برابر بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اسکے ساتھ تھوڑا

الناس الى ان اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون

لشکر یہانتک کہ جمع ہو گئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

الفا ما بين فارس وراجل فنزلوا بشاطئ الفرات وحالوا

ہزار سوار اور پیادے اور اترے کنارے دریائے فرات کے اور حائل ہو گئے

بين الماء وبين الحسين عليه السلام واصحابه وكان اكثر

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگوں میں اور اکثر

من خرج معه لقتال الحسين عليه السلام هم الذين كاتبوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو وہی آئے تھے جن لوگوں نے آپکو خط لکھ بھیجے تھے

کو کربلا میں پہونچ کر فرات کے کنارے ڈیرہ کیا اور امام حسین کے لوگوں کو پانی بند [illegible] کے پاس اہلبیت پر عرصہ زندگی کا تنگ ہوا اور اسوقت یزید بھائی امام حسین علیہ السلام سے اجازت لیکر عمر ابن سعد [illegible]

وبايعوا الحسين عليه السلام فلما تيقن ان القوم مقاتلوه
اور بیعت کی تھی پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑنے ہی کے

امر اصحابه فاحتفروا حفرة شبيهة بالخندق وجعلوا الحطب
حکم دیا اپنے یارون کو تو انھون نے کھودا ایک گڑھا خندق کی طرح گرد اسکے

وجعلوا لها جهة واحدة يكون القتال منها واقبل عسكر
اور انکا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اس سے نکل کر لڑین اور آگے بڑھا لشکر

ابن سعد فاحدقوا بالحسين وزحفوا وقاتلوا فلم يزل
ابن سعد کا اور گھیر لیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور لڑنے لگے

يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه واحد بعد
اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلا فعند
یہان تک کہ شہید ہوگئے انمین زیادہ پچاس آدمیون سے بھی تو

ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيث يغيثنا
چلا اٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لوجه الله اما من ذاب يذب عن حرم رسول الله صلى الله
ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچا دے حرم رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي الذي تقدم ذكره
علیہ وسلم کو سو یہ سنکر ناگہان حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر آگے ہو چکا

قد اقبل على فرسه اليه وقال يا ابن رسول الله انى كنت اول
آگے بڑھکے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس اور کہنے لگا اے فرزند رسول اللہ میں پہلے

من خرج عليك وانا الان فى حزبك فمرني ان اكون
نکلا تھا آپسے لڑنے کو اور اب مین اسوقت سے آپ کے گروہ مین آگیا سو مجکو اجازت دیجیے کہ مین

مقتولاً فی نصرتک لعلّی انال شفاعة جدّک غداً ثمّ کرّ

مارا جاؤن آپ کی مدد مین شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت مین مجکو نصیب ہو یہ کہکے حملہ کیا

علی عسکر عمر بن سعد فلم یزل یقاتلهم حتّی قتل وقتل

لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بدین سے یہانتک کہ وہ آپ شہید ہوا اور

معه اخوه وابنه ومولاه ایضاً فالتحم القتال حتّی قتل اصحاب

اسکے ساتھ اسکا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مارے گئے ہمراہی

الحسین علیه السّلام باسرهم وولده واخوته وبنو عمّه و

امام حسین علیہ السلام کے سب کے سب اور انکے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بقی وحده فبارز بنفسه وسیفه مصلت فی یده فلم یزل

آپ تنہا رہگئے پھر خود مقابل ہوئے اور کھنچی تلوار آپ کے ہاتھ مین تھی پھر خوب

یقاتل ویقتل من برز الیه حتّی قتل منهم الکثیر فاثخنته

لڑتے رہے اور جو صف سے نکلتا تھا اسکو آپ مارلیتے تھے یہانتک کہ مار ڈالا انمین سے بہت لوگون کو پھر زخمی کردیا

الجراحات والسّهام تاتیه من کلّ جانب واقبل الشمر

زخمون نے اور تیر برسنے لگے ہر طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذوالجوشن السّکونی فی کتیبته فحال بینه وبین رحله

ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہوگیا درمیان امام اور انکے سامان کے

وحرمه فصاح الحسین علیه السّلام ویحکم یا شیعة

اہلبیت کے پھر پکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری اے گروہ

الشیطان انا الّذی اقاتلکم فما لکم تتعرضون للحرم

شیطان کے مین ہون کہ لڑتا ہون تم سے گھر والون سے کیا کام

فانّ النّساء لم یقاتلنکم فقال الشمر لاصحابه کفّوا عن النّساء

بیبیان تو تم سے نہین لڑتین پس یہ سنکر شمر نے اپنے لوگون سے کہا نہ جاؤ عورتون کی طرف

سکون بالفتح نام قبیلہ ... ۲۲

واقصدوا الرجل في نفسه فمالوا بالسهام والرماح حتى

اور اسی قصد کو سو وہ ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہان تک کہ

سقط على الارض شهيدا وجزّ راسه نصر بن خرشة

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فلم يقدر على قطع رأسه فنزل خولي بن يزيد فقطع

سو نہ کاٹ سکا تب اترا خولی بن یزید تو اسنے کاٹا

رأسه وفي رواية فقال الشمر لاصحابه ويلكم ما تنتظرو

ف اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیون کو کمبختون کیا راہ دیکھتے ہو

بالرجل وقد اثخنته الجراحات فتوالت عليه السهام و

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخمون نے پھر یہ سنتے ہی تار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرماح حتى وصل سهم شقي من الاشقياء الى حنكه

نیزون کا یہان تک کہ پار ہو گیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فسقط عن الفرس وضربه شمر على وجهه فادركه سنان

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال مین تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک پر پھر آپہنچا سنان

بن انس النخعي فطعنه برمحه ونزل خولي بن يزيد

ابن انس نخعی نے نیزہ مارا ف اور اترا خولی بن یزید

ليقطع رأسه فارتعدت يداه فنزل اخوه شبل بن يزيد

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اسکے ہاتھ پھر اترا اسکا بھائی شبل بن یزید

فقطع رأسه ودفعه الى اخيه خولي ثم دخلوا على الحرم

اسنے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اسکے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے مین

واسروا اثني عشر غلاما من بني هاشم ومن كان من النساء

اور قید کر لیے بارہ لڑکے بنی ہاشم سے اور جتنی بی بیان تھین ف

ف اگرچہ امام حسین کے قتل مین بہت سے ملعون شریک تھے پر پرواز روح مبارک کا شمر کی تلوار اور سنان بن انس کے نیزہ لگنے سے واقع ہوا اسی سبب سے یہ دونون قاتل مشہور ہین ۱۲ [illegible]

وامر عمر بن سعد وشمر نفرا فركبوا خيولهم واوطئوا الحسين

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگوں کو سو گھوڑوں پر چڑھ کے ان سنگدلوں نے روندا لاش امام حسین

عليه السلام وارسلوا الرأس المكرم مع بشير بن

علیہ السلام کو ف ۲ اور بھیجا سر مبارک بشیر ابن

مالك وخولي بن يزيد الى ابن زياد واستشهد مع

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف ۳ اور شہید ہوئے

الحسين عليه السلام من اهل بيته العباس وعثمان

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپکے اہل بیت میں سے ف ۴ عباس اور عثمان

ومحمد وعبد الله وجعفر بنو علي بن ابي طالب والقاسم

اور محمد اور عبد اللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی بن ابی طالب کے اور قاسم

وعبد الله وعمر وابو بكر بنو الحسن بن علي وقتل معه

اور عبد اللہ اور عمر اور ابو بکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے اور شہید ہوئے

ابناه علي الاكبر فانه قاتل بين يدي ابيه حتى قتل

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے

شهيدا وعبد الله قتل صغيرا بكربلاء جاءه سهم شقي

ف اور دوسرے عبد اللہ ف ۵ بچے ہی مارے گئے کربلا میں اپنے باپ کی گود میں لگا انکا تیر ایک شقی کا

وهو في حجر ابيه فقتله وقتل معه محمد وعون ابنا عبد الله

سو شہید ہوئے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبد اللہ

ابن جعفر وعبد الله وعبد الرحمن وجعفر بنو عقيل بن

ابن جعفر طیار کے اور عبد اللہ اور عبد الرحمن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن

ابي طالب رضي الله تعالى عنهم وكانت شهادته يوم

ابی طالب کے ف راضی ہو اللہ تعالے ان سے اور امام شہید ہوئے دسویں تاریخ

عَاشُورَاءَ سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ

محرم سنہ ۶۱ ہجری میں ف۱ اور جب آپ کی عمر تھی

سِتَّةٌ وَخَمْسُوْنَ سَنَةً وَخَمْسَةُ اَشْهُرٍ وَخَمْسَةُ اَيَّامٍ وَاَمَرَ

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف۲ اور

الشَّقِيُّ ابْنُ زِيَادٍ بِالرَّاْسِ الْمُكَرَّمِ فَدِيْرَبِهِ فِيْ سِكَكِ

ابن زیاد بدنہاد نے حکم سے سر مبارک کو پھرایا کوفے کی گلیوں میں

الْكُوْفَةِ ثُمَّ اَرْسَلَهُ مَعَ رُؤُسِ سَائِرِ الشُّهَدَاءِ وَسَبَايَا

پھر بھیجدیا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ اور

اَهْلِ الْبَيْتِ اِلٰى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَعَ شِمْرٍ ذِي الْجَوْشَنِ

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

وَكَانَ بِدِمَشْقَ ثُمَّ وَجَّهَ ذُرِّيَّةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

وَرَاْسَهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف۳ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف

رَاجِعُوْنَ وَاَمَّا اِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم کا

بِهٰذِهِ الْوَاقِعَةِ الْهَائِلَةِ مِنْ جِهَةِ الْوَحْيِ بِوَاسِطَةِ جِبْرَئِيْلَ

اس واقعہ ہولناک سے بواسطہ وحی لانے جبرئیل کے

وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَمَشْهُوْرٌ مُتَوَاتِرٌ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْرَجَهُ

وغیرہ فرشتوں کے مشہور اور متواتر ہے از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابْنُ سَعْدٍ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی جبرئیل ان ابنی الحسین یقتل

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی جبرئیل علیہ السلام نے کہ میرا بیٹا حسین علیہ السلام مارا جائیگا

بعدی بارض الطف وجاءنی بہذہ التربۃ فاخبرنی انہا

میرے بعد زمین طف میں ف ١ اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل علیہ السلام اور مجھے کہا کہ یہی انکے

مضجعہ ومنہ ما اخرجہ ابوداؤد والحاکم عن ام الفضل

لیٹنے کی جگہ ہے ف ٢ اور انہیں جملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابوداؤد نے اور حاکم نے ام فضل

بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اتانی

بنت حارث سے ف ٣ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جبرئیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا یعنی الحسین

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت قریب ہے کہ قتل کرے میرے اس بیٹے کو یعنے امام حسین علیہ السلام

واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء واخرج احمد ان النبی صلی اللہ

اور مجھے دی تھوڑی مٹی سرخ اس زمین کی ف ٤ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم قال لقد دخل علی البیت ملک لم یدخل

علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

علی قبلہا فقال لی ان ابنک ہذا یعنی حسینا مقتول وان

اس سے پہلے سو کہا مجھسے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنے حسین علیہ السلام مارا جائیگا اور آپ

شئت اریتک من تربۃ الارض التی یقتل بہا فاخرج تربۃ

چاہیے تو دکھاؤں آپ کو اس زمین کی مٹی جہاں یہ مارا جائیگا پھر نکالی تھوڑی مٹی

حمراء واخرج البغوی فی معجمہ من حدیث انس رضی اللہ تعالی

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے اپنی معجم میں ف ٥ حضرت انس رضی اللہ تعالے

عنہ قال استاذن ملک المطر ربہ ان یزور النبی صلی اللہ

عنہ کی حدیثوں میں کہ کہا انس نے اذن مانگا مینھ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ زیارت کرے رسول خدا

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

علیہ و آلہ و سلم کو سو انکو اجازت ہوئی اور اسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم

فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِحْفَظِيْ عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہ رضہ کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلمہ رضہ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلْ اَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین کہ دروازے پر نگہبان تھین یکایک اگر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهٗ

وسلم پر سو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم انکو گود مین لے کے

وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ اَتُحِبُّهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ

چومتے تھے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ انکو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو ماریگی

وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ بِهٖ فَاَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہین تو انکو وہ مکان دکھادون جہان یہ مارے جاوینگے سو انکو لاکے دکھائی ریت یا لو

اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ

یا مٹی سرخ پھر اس بالو کو حضرت ام سلمہ رضہ نے اپنے کپڑے مین لے لیا ثابت نے کہا ہم

كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَاَخْرَجَهٗ اَيْضًا اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسکو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح مین اور امام

ابْنِ اَحْمَدَ فِيْ زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ اَحْمَرَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند مین یون روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹی دی سرخ اور دیا

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث سے کہ مین گئی پاس

فائدہ ... معرا عشق ... ۲۷ ... ام سلمہ کی ... تحفہ بالشہادتین ۱۲

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوماً بالحسين فوضعته

جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لیکر سو رکھ دیا میں نے

في حجره ثم حانت مني التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله

حسین کو حضرت کی گود میں پھر جو میں دیکھوں ف تو رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم تهريقان من الدموع فقال اتاني جبرئيل فاخبرني

علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں سبب پوچھا فرمایا حضرت نے کہ مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے

ان امتي تقتل ابني هذا واتاني بتربة من تربته حمراء واخرج

کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھکو جبرئیل نے اسکے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی اسحق

ابن راهويه والبيهقي وابو نعيم عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو خاثر وفي يده

علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے سوتے تھے ایک دن سو جاگ پڑے اور آپ غمگین تھے اور آپکے ہاتھ میں

تربة حمراء يقلبها قلت ما هذه التربة يا رسول الله قال اخبرني

سرخ مٹی تھی کہ اسکو الٹتے پلٹتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو

جبرئيل ان هذا يعني الحسين يقتل بارض العراق وهذه تربتها

جبرئیل نے کہ حسین مارا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہیں کی ہے

واخرج البيهقي وابو نعيم عن انس قال استاذن ملك المطر ربه

اور روایت کی بیہقی اور نعیم نے انس سے کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ مینہ برسانے والے نے

ان ياتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاذن له فدخل

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اسکو اجازت ہوئی پھر آئے

الحسين فجعل يقع على منكب النبي صلى الله عليه وآله وسلم

حسین علیہ السلام کو کودنے لگے مونڈھے پر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فقال الملک اتحبه قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں اسنے کہا

فان امتک تقتله وان شئت اریتک المکان الذی یقتل فیه

آپ کی امت اسکو قتل کریگی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھلادوں مکان جہاں یہ مارا جائیگا

فضرب بیده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته

پھر اسنے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے پھر اپنے کپڑے میں پوٹلی

فی ثوبها فکنا نسمع انه یقتل بکربلاء واخرج ابو نعیم عن ام سلمة

باندھ رکھی انس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہونگے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ نے

قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبرئیل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے پھر اترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

یا محمد ان امتک تقتل ابنک هذا من بعدک واومی الی الحسین

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپکے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

واتاه بتربة فشمها ثم قال ریح کرب وبلاء وقال یا ام سلمة

اور دی آپکو تھوڑی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر فرمایا اسمیں بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ

اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها فی

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر میں نے اس مٹی کو

قارورة واخرج ابن عساکر عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع

شیشے میں بند کر رکھا ف اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے کہا انھوں نے ہم تھے ساتھ

الحسین بنهر کربلاء فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال صدق

امام حسین کے کربلا کی دو نہروں پر ف پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچا ہے

الله ورسوله قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کانی انظر الی

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

كلب أبقع يلغ في أهل بيتي وكان شمر أبرص وأخرج ابن السكن

کہ ایک کتا ابلق منہ ڈالتا ہے میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف اور روایت کی ابن سکن

والبغوي في الصحابة وأبو نعيم من طريق سحيم عن أنس بن

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن

الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول

حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

إن ابني هذا يقتل بأرض يقال لها كربلاء فمن يشهد ذلك

کہ یہ بیٹا میرا ف۲ مارا جائیگا اس زمین میں جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو

منكم فلينصره فخرج أنس بن الحارث إلى كربلاء فقتل بها مع الحسين

اسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف۳

وأخرج البيهقي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن الحسين دخل

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام آئے پاس

على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده جبريل في مشربة

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عائشة فقال له جبريل ستقتله أمتك وإن شئت أخبرتك

عائشہ کے بالا خانے پر سو کہا جبرئیل نے قریب ہے شہید کریگی اسکو آپکی امت اور اگر چاہیں تو میں بتاؤں آپکو

بالأرض التي يقتل فيها وأشار جبريل بيده إلى الطف بالعراق

وہ زمین جسمیں یہ شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل میدان عراق کے ف

فأخذ تربة حمراء فأراه إياها وأخرجه من طريق أخرى عن

پھر لیکر وہاں کی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو اور بیہقی نے یہ حدیث

أم سلمة عن عائشة موصولا وأخرج البيهقي عن الشعبي قال

ام سلمہ سے انھوں نے عائشہ سے موصول بھی روایت کی ہے ف اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا انھوں نے کہ علی

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَأُخْبِرَ أَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام جاتے ہیں عراق کی طرف

فَلَحِقَهُ فِي مَسِيْرَةِ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الرَّبَذَةِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَيَّرَ

سو جا لئے عبد اللہ بن عمر امام سے اس مقام میں جہاں ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے اللہ تعالیٰ نے

نَبِيَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا وَإِنَّكُمْ

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بَضْعَةٌ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَلِيْهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ أَبَدًا وَمَا صَرَفَهَا اللّٰهُ تَعَالَى

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالیٰ نے

عَنْكُمْ إِلَّا لِلَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ فَارْجِعُوا فَأَبَى فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ

تم سے تو انہیں کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ جاؤ ف۱ پھر امام نے پلٹنے کا ارادہ نہ کیا تب ابن عمر گلے ملے

وَقَالَ أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ قَتِيْلٍ وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ

اور کہا تمکو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اے شہید ہونے والے ف۲ اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشُكُّ وَأَهْلُ الْبَيْتِ مُتَوَافِرُوْنَ أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ

عباس سے کہ کہا ہمکو شک نہ تھا اور اہل بیت بکثرت تھے اس میں کہ حسین شہید ہونگے

بِالطَّفِّ وَأَخْرَجَ أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ يَحْيَى الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحییٰ حضرمی سے کہا یحییٰ نے کہ میں سفر کیا حضرت علی کے ساتھ

صِفِّيْنَ فَلَمَّا حَاذَى نِيْنَوَى نَادَى صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بِشَطِّ

صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوا کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجو اے ابا عبد اللہ ف۳ کنارے

الْفُرَاتِ قُلْتُ مَاذَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حَدَّثَنِيْ جِبْرَئِيْلُ أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ وَأَرَانِيْ قَبْضَةً

کہ کہا ہے مجھسے جبرئیل نے کہ حسین شہید ہونگے کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھکو مٹھی بھر

ف۳ یعنی امام حسین علیہ السلام ۱۲

من تربته وأخرج أبو نعيم عن أصبغ بن نباتة قال أتينا مع علي

مٹی ونکی اور روایت کی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ہم آئے ساتھ حضرت علی

عليه السلام على موضع قبر الحسين فقال ههنا مناخ ركابهم

علیہ السلام کے ساتھ قبرگاہ حسین علیہ السلام پر سو کہا جناب امیر نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بیٹھنے کا

وموضع رحالهم ومهراق دمائهم فئة من آل محمد يقتلون

مقام ہو اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ انکے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمدؐ کے اہلبیت اس میدان میں مارے جاوینگے

بهذه العرصة تبكي عليهم السماء والأرض أخرج الحاكم وصححه

جن پر رو دیگا آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم نے

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال أوحى الله تعالى إلى

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے

محمد صلى الله عليه وآله وسلم إني قتلت بيحيى بن زكريا سبعين

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے مارے بیچے یحیی ابن زکریا کے عوض ستر

ألفا وإني قاتل بابن بنتك سبعين ألفا وسبعين ألفا وأخرج

ہزار ف۱ اور مجھکو مارنے تیرے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف۲ اور روایت کی

أحمد والبيهقي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ انھوں نے کہا

رأيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم في النوم ذات يوم نصف

دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ایک ... دن دو

النهار أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقلت ما هذه

پہر کو بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ انکے ہاتھ میں شیشہ ہے اسمیں خون بھرا ہے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے

قال دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصي

حضرت نے فرمایا کہ یہ خون حسینؑ اور انکے ساتھیوں کا ہے میں اوٹھاتا ہوں آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں

ف۱ قوم یہود میں سے [illegible]
ف۲ یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار چنانچہ یہ امر مختار ثقفی اور سفاح عباسی کے ہاتھوں سے ظاہر ہوا اور اس سے عظمت اور وجاہت جناب سید الشہداء حسین [illegible]
۳۲

ذلك الوقت فوجدت قد قتل ذلك اليوم واخرج الحاكم

کہا و یاد رکھا مین نے اُس وقت کو پھر خبر پہونچی مجکو کہ حسین شہید ہوئے اُسی دن ف اور روایت کی حاکم

والبیهقی عن ام سلمة قالت رایت رسول الله صلی الله علیه وآله

اور بیہقی نے ام سلمہ سے کہا انھون نے کہ مین نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم فی المنام وعلی راسه ولحیته التراب فقلت ما لك یا رسول

وسلم کو خواب مین کہ آپکا سر اور ڈاڑھی خاک آلودہ ہے مین نے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

الله قال شهدت قتل الحسین انفا واخرج البیهقی وابو نعیم

اللہ حضرت نے فرمایا کہ مین گیا تھا مقتل حسین پر ابھی ف اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن بصرة الازدیة قالت لما قتل الحسین مطرت السماء دما فاصبحنا

بصرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہمنے

وحبابنا وجرارنا وكل شیء لنا ملآن دما واخرج البیهقی وابو نعیم

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن الزهری قال بلغنی انه یوم قتل الحسین لم یقلب حجر من

زہری سے کہا زہری نے مجکو خبر پہونچی ہے کہ جس دن شہید ہوئے حسین جو پتھر کہ اٹھایا

احجار بیت المقدس الا وجد تحته دم عبیط واخرج البیهقی

جاتا تھا بیت المقدس مین اسکے تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عن ام حبان قالت یوم قتل الحسین اظلمت علینا ثلاثا ولم یمس

ام حبان سے کہا جس دن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور نہیں

منا احد من زعفرانهم شیئا فجعله علی وجهه الا احترق و

چھوا کسی نے [illegible] ان کا [illegible] جل گیا اور

لم یقلب حجر بیت المقدس الا وجد تحته دم عبیط واخرج البیهقی

جو اٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اسکے نیچے خون تازہ سرخ ف اور روایت کی بیہقی نے

عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلا في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها

جمیل بن مرہ سے کہا کہ پکڑے گئے یزید کے لشکر والے کئی اونٹ لشکر حسینؑ سے جس دن شہید ہوئے حسینؑ ذبح کیا

وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها شيئا

اور پکایا سو وہ ایسے کڑوے ہوئے جیسے اندرائن کا پھل پھر انکو کوئی نہ کھا سکا

واخرج البيهقي وابو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھسے میری دادی نے

لقد رأيت الورس عاد رمادا ولقد رأيت اللحم كأن فيه النار

کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہو گئی راکھ ف اور دیکھا میں نے گوشت کہ جیسے اسمیں آگ بھری ہو

حين قتل الحسين واخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني

جس دن شہید ہوئے حسینؑ اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا اسنے سنا میں نے

جدتي قالت كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

اپنی دادی سے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے تھے حسینؑ لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

اياما تبكي له واخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت

رویا کیا امام پر ف اور روایت کی ابو نعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہ اسنے کہا

شهد رجلان قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان

دو آدمی جو قتل حسینؑ میں شریک تھے سو ایک کا آلہ تناسل اتنا بڑھ گیا تھا کہ آلہ تناسل کو اپنے گلے سے

يلفه واما الآخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى يأتي على آخرها

باندھ لیتا تھا ف اور دوسرے کو اتنی پیاس لگتی کہ پی جاتا تھا ساری پکھال کی پکھال اور پیاس نہ بجھتی

فما يروى واخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة

ف اور روایت کی ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا اسنے کہ میں نے سنا جنوں کو کہ

تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه فله

روتے تھے حسینؑ پر یہ پڑھ کر شعر اس جبین کو نبی نے چوما تھا بھی

برق في الخدود ✽ أبواه في عليا قريش وجده خير الجدود

جم گیا ہے اسکے چہرے پر ✽ اسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ✽ اسکا نانا جہان سے بہتر ✽

وأخرج أبو نعيم من طريق حبيب بن ثابت عن أم سلمة قالت ما سمعت

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں نے نہیں سنا

نوح الجن منذ قبض النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلا الليلة وما أرى

رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو میں خیال

ابني إلا قد قتل تعني الحسين فقالت لجاريتها اخرجي فاسألي

کہ میرا بیٹا حسین ع شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے تو نکل کر پوچھ تو

فأخبرت أنه قد قتل وإذا الجنة تنوح شعر ألا يا عين فابكي

پھر معلوم ہوا کہ حسین ع شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا رو لے تو اے

بجهد ومن يبكي على الشهداء بعدي ✽ على رهط تقودهم

چشم ✽ لوگ رونے کا پھر شہیدوں کو پاس ظالم کے کھینچے

المنايا إلى متجبر في ملك عبدي ✽ وأخرج أبو نعيم عن مزيدة

لائی ✽ موت اے واے ان عزیزوں کو جو اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

ابن جابر الحضرمي عن أمه قالت سمعت الجن تنوح على الحسين

بن جابر حضرمی سے اسنے اپنی ماں سے کہ اسنے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام

وهي تقول شعر أنعى حسينا هبلا ✽ كان حسينا جبلا

اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سنا دو خبر حسین حسین کو مرنا اور حسین تھے اختر

وأخرج ابن عساكر عن المنهال بن عمرو قال أنا والله رأيت رأس

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

الحسين حين حمل وأنا بدمشق وبين يديه رجل يقرأ

حسین علیہ السلام کو کہ لئے جاتے تھے نیزے پر اور میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر کے ایک شخص پڑھتا تھا

۳۵

سورۃ الکہف حتی بلغ قولہ تعالیٰ ام حسبت ان اصحاب الکہف

سورۃ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

والرقیم کانوا من اٰیٰتنا عجبا فانطق اللہ الرأس بلسان ذرب فقال

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے اعجوبہ تھے تو گویا کردیا اللہ نے سر مبارک کو بزبان فصیح پھر کہا سر مبارک نے

اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی واخرج ابو نعیم

کہ عجیب تر ہے اصحاب کہف کے قصے سے قصہ قتل میرے کا اور اٹھا کے لیے پھرنا ف اور روایت کی ابو نعیم نے

من طریق ابن لہیعۃ عن ابی قبیل قال لما قتل الحسین احتزوا

طریقے ابن لہیعہ سے اسنے ابی قبیل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رأسہ وقعدوا فی اول مرحلۃ یشربون النبیذ فخرج علیھم

کاٹ کر شام کی طرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھے پیتے تھے شیرہ کہ اتنے میں نمودار ہوا

قلم من حدید فکتب سطرا بدم شعر

ایک آہنی قلم اسنے لکھا خون سے یہ شعر

اترجوا امۃ قتلت حسینا ٭ شفاعۃ جدہ یوم الحساب

شبیر کے قاتل کیا فردائے قیامت میں ٭ امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی ف

تمت

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہل بیت نبوی سے فارغ ہوا تو اس غرور سے
اُسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ
منہیات شرعیہ کو اُسنے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ
واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اُس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار ہے اور سات سو
صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملا کے دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید کیے اور لڑکون
کو بندی کر لیا اور عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی
کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے
نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانہ بنکے وہان
حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اُس مسجد مقدس اور شہر مطہر پر یزید والون نے نہین کیے کہ زبان
قلم کی اُسکی تفصیل سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم شریف [illegible]
مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبہ کے دروازے کے [illegible]
تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہان کے رہنے والے [illegible]
مین رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور ست مہینے تخت حکومت پر سلطنت کر کے [illegible]
سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین جس دن اُس پلید کے حکم سے کعبے کی بیحرمتی ہوئی اسیدن شہر حمص [illegible]
شہرون مین سے انتالیس ۳۹ برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا فائدہ جب مختار بن ابی عبید ثقفی [illegible]
کی سلطنت مین کوفے پر غالب ہوا پہلا اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا
حفص نامے حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اُسنے کہا کہ خانہ نشین ہو [illegible] کہا
کہ اب کیونکر حکومت رے سے دست بردار ہو کے گھر مین بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون
خانہ نشینی نہ اختیار کی بعد اُسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اُسکے بیٹے ادھر کی گردن ماریں اور اُنکے
سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکہ کربلا مین شریک عمر سعد کا تھا
اُسکو جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سُنکے سب کوفے والے ابھرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے اُنکا تعاقب کیا

[illegible] لاش کو پامال کیا [illegible] کاٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کرکے
[illegible] پہلے اسکے پاؤں ہاتھ سر کاٹ ڈالے پھر اسکو سولی چڑھایا پھر آگ
[illegible] عذاب سے مار ڈالا [illegible]
[illegible]
[illegible] کے سر [illegible]
کو قتل کر چکا [illegible] ابن زیاد [illegible] بازار تھا اور اپنے
ساتھ [illegible] ہزار سوار [illegible] ابن زیاد
کے مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم [illegible] پندرہ کوس پر
موصل سے اُس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے
لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب ابن زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم دیا کہ ایک کو بھی مخالف
سے یا دین زندہ نہ چھوڑیں چنانچہ بہتوں کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ
کے لشکر والوں نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھیجا اور جب سر ابن زیاد کا
کوفے مین پہونچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محفل کو آراستہ کرکے کوفے والوں کو جمع کیا اُسوقت
سر ناسبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوا کے کہا ای اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے
ابن زیاد کو زندہ نہ چھوڑا تاریخ کی کتابوں مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے
اور یہ واقعہ ستہ [illegible] ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورہ کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی
کی صحیح روایت مین وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اسکے سرداروں کے سر مختار پاس لاکے رکھے گئے
یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اُسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سروں میں سے عبید اللہ ابن زیاد
کے سر پاس آکے اُسکے نتھنوں مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اُسکے منھ سے نکلا پھر اُسکے منھ مین گھسا اور نتھنے
سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہوگیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن
و قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی

اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوئے اور اُنکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا کہ
ہڈیان جو تھین ہوکر خاک سے برابر ہوگئین یہ تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ ابن سعد و شمر وغیرہ
ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے صحیح یہ ہے جو حاکم کی حدیث مین مذکور ہوا حقیقت مین گذرا کہ امام حسین علیہ السلام
کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار اشقیا مارے جاوینگے موافق ہوا آخر آخر مختار کے عقیدے مین فساد آیا
اور اسکو یہ خبط ہوا کہ اُسکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود ہین اور جب
قبضہ اُسکا کوفے اور اُسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہوگیا تو اُسکو داعیہ لڑائی کا عبد اللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اُنہون نے بھی اپنے بھائی مصعب
بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اُسکے مقابلے کے واسطے معین کیا اور مصعب بصرے سے لڑائی کے ارادے پر
روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور
مختار اِس معرکہ مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفے پر قابض ہوئے آخر کو عبد الملک مصعب بن
زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو سنہ [illegible] ہجری مین قتل کیا **فائدہ**
عبد الملک بن عمیر لیثی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ مین نے دار الامارۃ کوفے مین پہلے
امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا اور پھر مین
ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر مین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبد الملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمیر لیثی نے کہا جب مین نے یہ حال
عبد الملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھکو یہان پانچوان سر نہ دکھاوے اور اُس دار الامارۃ
کی شامت سے ڈر کر اُسی وقت اُسے کہدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبد الملک نے مصعب بن زبیر پر
فتح پائی چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم
مین جدال اور قتال حرام ہے وہان جا کر کیونکر لڑین آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے
عبد الملک کے سامنے آکے بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کا سر
مین نے کاٹ لیا عبد الملک نے جانا کہ حجاج کے جانے کو عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے مین

تیار ہوا اُسنے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس تمام کرکے مکہ معظمہ کیطرف روانہ کیا حجاج اصل
طائف کا رہنے والا تھا اُسنے وہان آکے اور فوج جمع کرکے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال
اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑکے نہایت بے ادبیون اور
گستاخیون پر کمر باندھی یہان تک کہ تمام حرم محترم کو شہیدون کے خون سے رنگین کیا
اور عبد اللہ بن زبیر کو بھی ۷۲ سنہ بہتر یا تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اُسکے سولی چڑھایا پھر سولی سے
اُترواکے یہودیون کی قبرون مین ڈلوادیا بعد طی کرنے اس مرحلے کے حکومت مروانیون کی شام
اور عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲ تحریر الشہادتین
او صواعق محرقہ اور اشاعۃ الاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد وثنا ایسے خالق کو زیبا ہے کہ محمد مصطفےٰ سا رسول پیدا کیا اور کمال شہادت اُنکے دونون بیٹون کو دیا
کہ یہ رسالہ سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کا اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی اور
ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہے اور مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد صواعق محرقہ
و اشراط الساعۃ و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہے اول بار ۱۲۶۳ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفےٰ خان نے
اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبد الرحمن خان نے ۱۲۶۹ ہجری مین اور تیسری بار مطبع اسدی مین
حافظ محمد عبد الستار خان نے ۱۲۷۲ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست افتخار لیا اور چوتھی بار مطبع فیض آثار و دیار
مین بہ طبع پائی تھی خریداران شائق نے دست بدست بکمال ذوق و شوق خرید کیا پانچوین بار پھر بکوشش اہلیان مطبع
نامی کے چھپا خریداران شائق نے خرید کیا اب چھٹی بار پھر بسبب بلیغ بسبب فرط تمناے خریداران بامر جناب والا ہمم صاحب
مروت و کرم مشہور نزدیک و دور جناب منشی نول کشور صاحب ادام اللہ اقبالہ بالفرح و السرور کے ماہ مئی ۱۸۶۹ع مطابق شہر شعبان ۱۲۸۶ھ
مین حلیہ صحت و لباس خوش خطی سے قامت زیباے طبع نے آراستگی پائی او مطبوع طبائع اہل جہان ہوئی